بازارِ عالَم

سرِ بازارِ عالَم نقرئی دینار چلتا ہے اسی تلوار کا اہلِ ہوس پر دار چلتا ہے
طلسمِ سیم وزر سے دورِ کج رفتار چلتا ہے غریبوں کے گلے پر خنجرِ زردار چلتا ہے
یہ دنیا ہے یہاں ہر چیز کا بیوپار چلتا ہے

بتاؤ اے مرے ہمراہیو! تُم کیا خرید و گے؟ ریاضِ خلد لو گے، گلشنِ دنیا خرید و گے؟
نشاطِ دہر کی خاطر غمِ عقبیٰ خرید و گے؟ فریب و شر خرید و گے کہ استغنا خرید و گے؟
یہ دنیا ہے یہاں ہر چیز کا بیوپار چلتا ہے

متاعِ دہر پر ہے انحصارِ عیش کوشی بھی رہینِ مال وزر ہے دوستوں کی گرم جوشی بھی
اسی سے دہر میں ہوتی ہے اکثر عیب پوشی بھی یہاں ہوتی ہے دولت کے عوض ایماں فروشی بھی
یہ دنیا ہے یہاں ہر چیز کا بیوپار چلتا ہے

یہیں گل چیں کے ہاتھوں عظمتِ گلزار بکتی ہے گلِ رنگیں ادا کی تابشِ رخسار بکتی ہے
امیروں کی رضا پر عزتِ نادار بکتی ہے ادیبانِ وطن کی شوخیٔ گفتار بکتی ہے
یہ دنیا ہے یہاں ہر چیز کا بیوپار چلتا ہے

یہاں یاروں نے بیچا ہے عموماً خون یاروں کا یہاں بیمار بکتے ہیں لہو تیمارداروں کا
خزاں کے ہاتھ میں بیچے اس جگہ جوبن بہاروں کا ہر اک سودا یہاں ہے منتظر سرمایہ داروں کا
یہ دنیا ہے یہاں ہر چیز کا بیوپار چلتا ہے

یہاں مٹی کے بھاؤ شعر کی مستی بھی بکتی ہے عدو کے مول پر احباب کی ہستی بھی بکتی ہے
کبھی مہنگی بھی ملتی ہے کبھی سستی بھی بکتی ہے بلندی تو بلندی ہے یہاں پستی بھی بکتی ہے
یہ دنیا ہے یہاں ہر چیز کا بیوپار چلتا ہے

وہ کیا سودا ہے جو سرکار دنیا میں نہیں ملتا وہ کیا ہے جو سر بازار دنیا میں نہیں ملتا
نہیں ملتا تو مخلص یار دنیا میں نہیں ملتا حقیقت ہے دلِ غم خوار دنیا میں نہیں ملتا
سوا اس کے یہاں ہر چیز کا بیوپار چلتا ہے

جناب راسخ عرفانی